بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۰ رمضان ۱۳۹۲ھ ۲۹ اخاء ۱۳۵۱ ہش ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۴۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۲۸ ماہ اخاء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے تو بہتر ہے لیکن اُٹھتے بیٹھتے وقت سر میں ہلکے چکر اب بھی محسوس ہوتے ہیں"۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ - ۲۸ اخاء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز علالتِ طبع کے باعث کل نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہیں لا سکے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۃ البقرہ کی آیت وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ کی تفسیر بیان کرکے رمضان کے تعلق میں دعا کی عظمت و اہمیت اور اس کی قبولیت کے طیّب و شیریں ثمرات پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

والدِ محترم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل گذشتہ سوا مہینہ سے بوجہ فالج اور بلڈ پریشر فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ فالج کا اثر دُور ہو رہا ہے اور آپ رو بصحت ہیں۔ کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ صفی الدین قمر انسپکٹر بیت المال)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اخلاقی تزکیہ بہت ہی مشکل ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے

اِس فضل کو جذب کرنے کے لئے تدبیر، دُعا اور صحبتِ صالحین بہت ضروری ہے

"بعض لوگ اپنی جگہ سمجھ لیتے ہیں کہ اخلاقی بدیوں سے ہم نے خلاصی پالی ہے۔ لیکن جب کبھی موقعہ آپڑتا ہے اور کسی سے مقابلہ ہو جاوے تو انہیں بڑا جوش آتا ہے اور پھر وہ گند اُن سے ظاہر ہوتا ہے جس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ اس وقت پتہ لگتا ہے کہ ابھی کچھ بھی حاصل نہیں کیا اور وہ تزکیہ نفس جو کامل کرتا ہے میسّر نہیں۔ اسی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تزکیہ جس کو اخلاقی تزکیہ کہتے ہیں، بہت ہی مشکل ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس فضل کے جذب کرنے کے لئے تین پہلو ہیں۔

اوّل مجاہدہ اور تدبیر۔ دوّم دُعا۔ سوّم صحبتِ صادقین۔ . . . . .

درحقیقت یہ گند جو نفس کے جذبات کا ہے اور بداخلاقی۔ کبر۔ ریا وغیرہ صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اس پر موت نہیں آتی جبتک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ اور یہ مواد ردّیہ جل نہیں سکتے جبتک معرفت کی آگ اُنکو نہ جلائے۔ جس میں یہ معرفت کی آگ پیدا ہو جاتی ہے وہ ان اخلاقی کمزوریوں سے پاک ہونے لگتا ہے اور بڑا ہو کر بھی اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے اور اپنی ہستی کو کچھ حقیقت نہیں پاتا۔ وہ اس نور اور روشنی کو جو انوارِ معرفت سے اُسے ملتی ہے اپنی کسی قابلیت اور خوبی کا نتیجہ نہیں مانتا اور نہ اُسے اپنے نفس کی طرف منسوب کرتا ہے بلکہ وہ اُسے خدا تعالیٰ ہی کا فضل اور رحم یقین کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۴)

اسکورے (غانا) میں نئی مسجد کا افتتاح

غانا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں "آگے بڑھو" کے تحت چار ہسپتال اور چھ سیکنڈری سکولز کام کر رہے ہیں۔ الحمدللہ۔ غانا کے اشانٹی ریجن میں اسکورے کے مقام پر مکرم ڈاکٹر سیّد غلام مجتبیٰ صاحب نے اپریل ۱۹۷۱ء میں احمدیہ ہسپتال شروع فرمایا تھا۔ جس نے دیکھتے ہی دیکھتے خوب ترقی کی ہے۔ اس علاقہ کی جماعت احمدیہ بھی نمایاں ترقی کر رہی ہے۔ وہاں مسجد کی اشد ضرورت تھی جس کے لئے مکرم ڈاکٹر سیّد غلام مجتبیٰ صاحب گذشتہ سال سے کوشاں تھے اور اپنے ذاتی خرچ پر مسجد بنوا رہے تھے۔ الحمدللہ۔ اب یہ مسجد مکمل ہو گئی ہے اور اس مسجد کا افتتاح مورخہ ۸/۲ کو مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر غانا نے فرمایا۔ اور وہیں پر نمازیں شروع کرا دیں۔ مسجد کا ہال ۳۵×۴۰ فٹ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہماری جماعت کے لئے بابرکت بنائے اور مکرم ڈاکٹر سیّد غلام مجتبیٰ صاحب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اسماعیل منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

انصار اللہ کے اجتماع کے لئے ۱۷، ۱۸، ۱۹ نبوت/نومبر کی تاریخیں یاد رکھیے! (قائد عمومی)

پبلشر مسعود احمد ٭ پرنٹر۔ سیّد عبدالحی ٭ مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ ماہ اخاء ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح علیہ السلام کی ایک پیشگوئی اور اس کا ظہور

ان کالموں میں کل ہم نے امریکہ کے فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن کی ایک حالیہ رپورٹ کے حوالہ سے امریکہ میں جرائم کی بڑھتی ہوئی رفتار نیز عریانی فحاشی اور اخلاقی و جنسی بے راہ روی کے نتیجہ میں رونما ہونے والی انتہائی گھناؤنی صورت حال پر روشنی ڈالی تھی اور اس ضمن میں خود بعض امریکی دانشوروں کی یہ رائے بھی درج کی تھی کہ امریکی عوام اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی بد اعمالیوں کی وجہ سے مستحق عذاب بن چکے ہیں یعنی جس طرح حضرت لوط علیہ السلام کے زمانہ میں فحاشی کی بھرمار کی وجہ سے سدوم اور عمورہ کی بستیاں عذاب الٰہی کے نتیجہ میں نیست و نابود کر دی گئی تھیں بعینہٖ اسی طرح آج مغربی ممالک اپنے معصیت نواز معاشرہ کی وجہ سے اس بات کے سزاوار بن چکے ہیں کہ ان کے شہر اور دیہات بھی ایسے ہی ہولناک انجام سے دوچار ہو کر صفحۂ ہستی سے نابود کر دیئے جائیں۔

ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ اس آخری زمانہ میں خود مسیح علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کے بموجب عیسائی ممالک میں ایسی گھناؤنی صورت حال کا رُونما ہونا مقدّر تھا۔ اُس پیشگوئی کی رو سے یہ صورتِ حال اِس امر پر دال ہے کہ یہ بعینہٖ وُہی زمانہ ہے جس میں مسیحؑ کی آمد ثانی ظہور میں آنا تھی۔ انجیل میں لکھا ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح اُس وقت ظاہر ہوگا جب خود عیسائی ممالک میں گناہوں کی کثرت اس حد تک بڑھ جائے گی کہ اُن کا مستحقِ عذاب ہونا اُسی طرح یقینی نظر آنے لگے گا جس طرح نوحؑ اور لُوطؑ کے زمانہ میں لوگ اپنی بداعمالیوں کے باعث عذابِ الٰہی کے مستحق بن گئے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اُس نے (مسیح نے) شاگردوں سے کہا کہ تم کو ابنِ آدم کے دِنوں میں سے ایک دن کو دیکھنے کی آرزو ہوگی اور نہ دیکھو گے (یعنی اُس کا زمانہ پانے کے باوجود تم اُسے شناخت نہ کرسکو گے) ..... جیسا کہ نوح کے دنوں میں ہوا تھا اسی طرح ابن آدم کے دنوں میں بھی ہوگا کہ لوگ کھاتے پیتے تھے اور ان میں بیاہ شادی ہوتی تھی اُس دن تک کہ جب نوح کشتی میں داخل ہوا اور طوفان نے آکر سب کو ہلاک کیا۔ اور جیسا لُوط کے دنوں میں ہوا تھا کہ لوگ کھاتے پیتے اور خرید و فروخت کرتے اور درخت لگاتے اور گھر بناتے تھے لیکن جس دِن لُوطؑ سدوم سے نکلا آگ اور گندھک نے آسمان سے برس کر سب کو ہلاک کیا۔ ابن آدم کے ظاہر ہونے کے دن بھی ایسا ہی ہوگا!"

(لوقا باب ۱۷، آیات ۲۲ تا ۳۰)

خود مسیحیوں کا مسیح کی آمد ثانی کے زمانہ میں حضرت نوحؑ اور حضرت لُوطؑ کی قوموں کی طرح موردِ عذاب ہونا اِس امر پر دال ہے کہ اُس زمانہ میں خود حضرت مسیحؑ کی طرف منسوب ہونے والی اقوام اُسی طرح فسق و فجور اور معصیت میں غرق نظر آئیں گی جس طرح حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی قومیں اس میں غرق ہونے کے باعث موردِ عذاب بنی تھیں۔ پھر مسیح علیہ السلام کی اِس پیشگوئی سے یہ بھی عیاں ہے کہ مسیحی اقوام کو آخری عذاب آنے سے پہلے بہت ڈھیل ملے گی۔ وہ دنیوی ترقی کے ساتھ ساتھ اپنی عیاشیوں میں بڑھتی ہی جائیں گی حتیٰ کہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا کہ تباہی اُن کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔ وہ کھانے پینے اور عیاشیوں میں مصروف ہوں گی کہ اچانک عذابِ الٰہی انہیں آگھیرے گا اور سدوم اور عمورہ کے رہنے والوں کی طرح سب ہلاک ہو جائیں گے۔

آج علی الخصوص مغربی ممالک میں جس دلیری اور بیباکی سے گناہوں کا ارتکاب کیا جا رہا ہے اور جس طرح وہاں سارا کا سارا معاشرہ فسق و فجور میں غرق ہو کر رہ گیا ہے حتیٰ کہ وہاں کے بعض دانشوروں کو سدوم اور عمورہ کا حشر رہ رہ کر یاد آ رہا ہے، اس کے پیشِ نظر ان کیلئے یہ صورتِ حال ایک لمحۂ فکریہ کی حیثیت رکھتی ہے کہ وہ سوچیں اور غور کریں کہ مسیح اپنے وعدہ کے مطابق ابھی تک کیوں ظاہر نہیں ہوا۔ اور کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ ظاہر ہو چکا ہو اور وہ ابھی تک اس سے بے خبر ہوں یا جاننے اور بوجھنے کے باوجود اسے قبول کرنے سے عمداً گریز کر رہے ہوں اور ان پر مسیح ناصری کا یہ قول صادق آ رہا ہو کہ تم کو ابن آدم کے دنوں میں سے ایک دن کو دیکھنے کی آرزو ہوگی اور نہ دیکھو گے۔

حقیقت یہی ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی بعثت کی شکل میں مسیح کی آمد ثانی ظہور میں آچکی ہے اور خود مسیح علیہ السلام کی پیشگوئی کے بموجب خود اُن کے اپنے ماننے والوں کو مسیح کو اُس کی آمد ثانی میں شناخت کرنے اور اس پر ایمان لانے کی توفیق نہیں ملی ہے اور وہ دن بدن گناہوں میں ملوّث ہو کر خود اپنے دانشوروں کے اعتراف کے بموجب مستحق عذاب بنتے چلے جارہے ہیں۔ جن الفاظ میں حضرت مسیح علیہ السلام نے آج سے ۱۹۰۰ سو سال قبل مسیحیوں کو عذاب کی خبر دی تھی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر قریب قریب ایسے ہی الفاظ میں آنیوالے عذاب سے انہیں خبردار فرمایا جیسا کہ آپ نے ایک دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وُہ چُپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سُننے کے ہوں وُہ سُنے کہ وُہ وقت دُور نہیں۔ ... نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

اُس روز سے ہی کہ جب یہ انتباہ کیا گیا دُنیا قیامت کا نمونہ دیکھتی چلی آرہی ہے حتیٰ کہ آج خود اہلِ مغرب کے بعض دانشور بھی جو تمام تر مسیح اوّل کے پیرو شمار ہوتے ہیں، گناہوں اور بداعمالیوں کی کثرت سے گھبرا کر پکار اُٹھے ہیں کہ مغربی ممالک کا سرزمینِ لوطؑ کی بستیوں سدوم اور عمورہ کی طرح برباد ہونا یقینی ہے۔ ابھی وقت ہے کہ اہل مغرب توبہ کر کے خدا کی امان کے نیچے آجائیں کیونکہ مسیح ثانی نے لوط کی بستیوں والے عذاب کی خبر دیتے ہوئے کہا ہے کہ:۔

"توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں اُن پر رحم کیا جائے گا۔"

ایک نذیر!

"دیکھو ایک نذیر آیا دُنیا میں !
دُنیا نے انکار کیا جھٹلایا،
لیکن اُس کو خُدا تسلیم کرے گا
اور نہایت زور آور حملوں سے
اُس کی سچّائی ظاہر کر دے گا"

آندھیاں آئیں زلزلے آئے
کتنے ہی طوفان اُٹھے ہیں
کتنے پتّھر کتنے خنجر
کتنے ہی پیکان اُٹھے ہیں
لیکن یہ فرمان خُدا کا
حرف بحرف ہُوا ہے پُورا
سال ہزاروں صدیاں گزریں
حرف بحرف رہے گا سچّا

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی عظیم برکت — لیلۃ القدر

(مکرم سلطان احمد پیر کوٹی۔ ربوہ)

رمضان المبارک کا سارا مہینہ ہی دعاؤں کا مہینہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"رمضان کا مہینہ مبارک ہے دعاؤں کا مہینہ ہے" (الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۱ء)

اس مہینہ میں جہاں اللہ تعالیٰ نے ایک طرف بندوں کی دعاؤں کو قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہاں دوسری طرف اس نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ جو دعاؤں کی قبولیت میں ممد و معاون ہوتے ہیں۔ ایک روزہ دار سارا دن حلال چیزوں سے بھی اجتناب کرتا ہے وہ کھاتا پیتا نہیں۔ بری باتوں سے بچنے کا عزم کرتا ہے ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہتا ہے۔ اور عام دنوں سے عبادت میں زیادہ وقت خرچ کرتا ہے۔ راتوں کو اٹھ کر نوافل ادا کرتا ہے۔ اور اس طرح روزوں کی عبادت کو اس کی شرائط کے ساتھ بجا لا کر وہ اپنے لئے دعا کا ماحول پیدا کر لیتا ہے۔ پھر اس کے آخری عشرہ میں ایک ایسی رات آتی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو اس رات میں نازل کیا ہے۔ اس رات کو لیلۃ القدر کہا جاتا ہے یہ لیلۃ القدر کس قدر فضیلت رکھتی ہے قرآن کریم اس کو اس طرح بیان کرتا ہے۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّن كُلِّ أَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔

یہ رات جو عظیم الشان تقدیروں والی رات ہے ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے اس میں ہر قسم کے فرشتے اور روح (کلام الٰہی لانے والے فرشتے) نازل ہوتے ہیں۔ یہ فرشتے اپنے رب کے حکم سے تمام دینی و دنیوی امور کی خرابی کو درست کرنے کے لئے اترتے ہیں جو خود کلام الٰہی کا حافظہ پیدا کرنے کے لئے لوگوں کی طرف خدا تعالیٰ کا حکم لاتے ہیں۔ پھر ان فرشتوں کے اترنے کے بعد سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے اور یہ حال صبح کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

ان آیات میں جس لیلۃ القدر کا ذکر ہے اس کے تین معنے ہو سکتے ہیں۔ ۱۔ ایک معین رات جس کو نزول قرآن کریم کی وجہ سے اہمیت حاصل ہے۔ ۲۔ وہ تاریک زمانہ جس میں قرآن کریم نازل ہوا کہ ایسے تاریک زمانوں میں خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آ کر آئندہ نیکی اور تقویٰ کی بنیاد رکھا کرتی ہے۔ ۳۔ انسان کے لئے اس کا وہ وقت اصفیٰ ہے جس میں وہ بالکل دعا میں مصروف ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ لیلۃ القدر اگرچہ اپنے مشہور معنوں کی رو سے ایک بزرگ رات ہے لیکن قرآنی اشارات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی ظلمانی حالت بھی اپنی پوشیدہ خوبیوں میں لیلۃ القدر کا ہی حکم رکھتی ہے اور اس ظلمانی حالت کے دنوں میں صدق اور صبر اور زہد اور عبادت خدا کے نزدیک بڑی قدر رکھتا ہے اور وہی ظلمانی حالت تھی کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعثت کے وقت تک اپنے کمال کو پہنچ کر ایک عظیم الشان نور کے نزول کو چاہتی تھی۔ اور اس ظلمانی حالت کو دیکھ کر اور ظلمت زدہ بندوں پر رحم کر کے صفت رحمانیت نے جوش مارا۔ اور آسمانی برکتیں زمین کی طرف متوجہ ہوئیں سو وہ ظلمانی حالت دنیا کے لئے مبارک ہو گئی۔ اور دنیا نے اس سے ایک عظیم الشان رحمت کا حصہ پایا کہ ایک کامل انسان اور سید الرسل کہ جس سا کوئی پیدا نہ ہوا اور نہ ہوگا۔ دنیا کی ہدایت کے لئے آیا اور دنیا کے لئے اس روشن کتاب کو لایا جس کی نظیر کسی آنکھ نے نہیں دیکھی پس یہ خدا کی کمال رحمانیت کی ایک بزرگ تجلی تھی کہ جو اس نے ظلمت اور تاریکی کے وقت ایک عظیم الشان نور نازل کیا جس کا نام فرقان ہے جو حق اور باطل میں فرق کرتا ہے جس نے حق کو موجود اور باطل کو نابود کر کے دکھلایا وہ اس وقت زمین پر نازل ہوا جب زمین ایک موت روحانی کے ساتھ مر چکی تھی۔ اور بر اور بحر میں ایک بھاری واقعہ ہو چکا تھا" (براہین احمدیہ ص ۳۵۱ حاشیہ)

نیز فرماتے ہیں۔

"لیلۃ القدر کے تین معنے ہیں اوّل تو یہ کہ رمضان میں ایک رات لیلۃ القدر کی ہوتی ہے دوم یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ایک لیلۃ القدر تھا۔ یعنی سخت جہالت اور بے ایمانی کی تاریکی کے (بعد) وہ زمانہ بھی آیا جب کہ ملائکہ کا نزول ہوا کیونکہ نبی دنیا میں اکیلا نہیں آتا بلکہ وہ بادشاہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لاکھوں کروڑوں ملائکہ کا لشکر ہوتا ہے جو ملائکہ اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں۔ سوم لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقت اصفیٰ ہے" (الحکم ۱۷ر اگست ۱۹۰۱ء)

عام طور پر مفسرین نے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر سے متعلق یہ کہا ہے کہ قرآن کریم اس لیلۃ القدر کی جو رمضان کے آخر میں آتی ہے بڑائی اور بزرگی بیان کرتا ہے یعنی اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم لیلۃ القدر کی بزرگی میں نازل فرمایا ہے۔ اس رات کا احادیث میں متعدد جگہ ذکر آیا ہے۔ ایک جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

قد جاءکم شہر رمضان شہر مبارک افترض اللہ علیکم صیامہ تفتح فیہ ابواب الجنۃ وتغلق فیہ ابواب الجحیم وتغل فیہ الشیاطین فیہ لیلۃ خیر من الف شہر من حرم خیرھا فقد حرم۔ (مسند احمد بن حنبل)

یعنی اے لوگو! رمضان کا مہینہ آ گیا ہے یہ بڑی برکتوں والا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کئے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو پابہ زنجیر کر دیا جاتا ہے اس مہینہ میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ جو رمضان میں بھی اس رات کی برکات سے محروم رہے وہ بڑا محروم ہے۔

اس رات کے ہزار مہینہ سے بہتر ہونے کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اس میں انسان کی عمر کی طرف اشارہ ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایک انسان کی اوسط عمر زیادہ سے زیادہ اسی سال تک پہنچتی ہے اور اگر کسی انسان کو لیلۃ القدر کی برکات خاص طور پر میسر آ جائیں تو بعض اوقات ان برکات کا وزن اس کی بقیہ عمر کی برکات سے بھی بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے زندگی کے مقصد کو پانے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔

ایک اور جگہ آپ نے فرمایا:۔

من قام لیلۃ القدر ایماناً واحتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (متفق علیہ)

یعنی جو شخص ایمان اور ثواب کی خاطر اس رات میں نوافل ادا کرتا ہے اس کے وہ سب گناہ جو وہ پہلے کر چکا ہے معاف ہو جاتے ہیں

بیہقی نے ایک روایت نقل کی ہے:۔

اذا کان لیلۃ القدر نزل جبرئیل فی کبکبۃ من الملائکۃ یصلون علی کل عبد قائم او قاعد یذکر اللہ عزوجل

یعنی لیلۃ القدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام دوسرے ملائکہ کے ایک گروہ میں زمین پر نزول فرما ہوتے ہیں۔ اور یہ فرشتے ہر اس شخص پر درود و سلام بھیجتے ہیں جو اس رات کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ذکر الٰہی میں مشغول ہوتا ہے۔

ان احادیث سے جہاں یہ امر واضح ہوتا ہے کہ رمضان کی وہ رات جو لیلۃ القدر کہلاتی ہے بڑی برکتوں کی حامل ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس رات کی خصوصیات اور صفات اس لیلۃ القدر کی صفات اور خصوصیات سے ملتی ہیں۔ جس کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے مثلاً ہزار مہینوں سے بہتر ہونا۔ فرشتوں کا نزول اور گناہوں کی بخشش وغیرہ اور یہ تشابہ اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ اس لیلۃ القدر کی طرف بھی قرآن کریم کی ان آیات میں اشارہ ہے جو اوپر نقل کی گئی ہیں۔

یہ رات رمضان کی کونسی رات ہے اور اس کے کس حصہ میں آتی ہے اس کے متعلق

مختلف احادیث مروی ہیں۔ان میں سے بعض احادیث یہ ہیں۔

۱۔ قال فی لیلۃ القدر انھا لیلۃ سابعۃ او تاسعۃ و عشرین (ابوداؤد)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر رمضان کی ستائیسویں یا انتیسویں رات ہے۔

۲۔ لیلۃ القدر فی العشر البواقی من قامھن ابتغاء حسبتھن فان اللہ یغفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر وھی لیلۃ وتر تسع او سبع او خامسۃ او ثالثۃ او اخر لیلۃ (مسند احمد)

یعنی لیلۃ القدر رمضان کی آخری دس راتوں میں سے ایک ہے جو ثواب کی خاطر اور خلوص نیت سے ان میں عبادت بجالائے اس کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔یہ رات وتر راتوں میں سے ایک ہے یعنی انتیسویں ستائیسویں پچیسویں۔تئیسویں یا آخری رات

بخاری کی ایک روایت میں ہے:۔

خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیخبرنا بلیلۃ القدر فتلاحی رجلان من المسلمین فقال خرجت لاخبرکم بلیلۃ القدر فتلاحی فلان وفلان فرفعت وعسی ان یکون خیرا فالتمسوھا فی التاسعۃ والسابعۃ والخامسۃ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تا آپ ہمیں لیلۃ القدر سے متعلق بتائیں کہ وہ کونسی رات ہے تو دو آدمی آپس میں جھگڑ پڑے آپ نے فرمایا میں تو تمہیں لیلۃ القدر سے متعلق خبر دینے کے لئے باہر نکلا تھا لیکن فلاں اور فلاں شخص باہم جھگڑ پڑے تو وہ رات میرے ذہن سے نکل گئی۔اور شاید یہ بات تمہارے لئے بہتر ہو پس تم اسے انتیسویں ستائیسویں اور پچیسویں راتوں میں تلاش کرو۔

ایک اور روایت میں ہے عن ابن عمر ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریھا فلیتحرھا فی السبع الاواخر (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ میں سے کچھ لوگوں کو خواب میں لیلۃ القدر دکھائی گئی اور بتایا گیا کہ وہ آخری سات راتوں میں سے ایک رات ہے تو رسول کریمؐ نے فرمایا تم سب کی رؤیا میں لیلۃ القدر رمضان کی آخری سات راتوں میں سے ایک رات بتائی گئی ہے۔اس لئے تم اسے ان سات راتوں میں تلاش کرو۔

ان سب روایات پر ایک مجموعی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کی آخری دس راتوں میں سے کوئی رات اور خصوصاً طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ نیز لیلۃ القدر بدلتی رہتی ہے۔کوئی مخصوص رات نہیں۔رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تعیین نہیں فرمائی بلکہ آپ کے نزدیک یہ رات نزول قرآن کی یاد میں مقرر کی گئی ہے۔ اور اسے رمضان کے آخری عشرہ سے مخصوص کر دیا گیا ہے۔

اس مبارک رات کی بعض علامات احادیث میں بتائی گئی ہیں مثلاً بتایا گیا ہے کہ اس رات بجلی چمکتی ہے ہوا چلتی ہے اور تھوڑی یا بہت بارش ہوتی ہے مثلاً بخاری اور مسلم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے:۔

انی رأیت لیلۃ القدر وانی نسیتھا وانھا فی العشر الاواخر فی وتر وانی رأیت کانی اسجد فی طین وماء

میں نے رؤیا میں لیلۃ القدر دیکھی ہے۔لیکن میں اسے بھول گیا ہوں ہاں میں یہ بتا دیتا ہوں کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک ہے۔اور میں نے رؤیا میں یہ بھی دیکھا ہے کہ گویا میں کیچڑ اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں۔

راوی کہتے ہیں کہ ان دنوں مسجد نبوی کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور اس وقت جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان فرمائی۔آسمان پر بادل کا نشان تک نہ تھا لیکن اچانک آسمان پر ایک ٹکڑا بادل کا نمودار ہوا اور بارش شروع ہو گئی۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ کی پیشانی مبارک پر مٹی اور پانی کے نشانات ہیں اور یہ بات آپ کی خواب کی تصدیق کے لئے تھی۔

بعض صلحاء کے تجربہ میں یہ بات بھی آئی ہے کہ اس رات ایک نور آسمان کی طرف جاتا اور آتا نظر آتا ہے۔لیکن یہ ایک کشفی نظارہ ہوتا ہے جو ہر شخص کے تجربہ میں نہیں آسکتا۔

یہ علامات ضروری نہیں ہاں ان کا اکثر تجربہ کیا گیا ہے لیلۃ القدر کی اصلی علامت انسان کے قلب سے تعلق رکھتی ہے اور بسا اوقات الہا ہوتا ہے کہ دعا کرنے والے کا دل اپنے اندرونی شعور سے محسوس کر لیتا ہے کہ یہ دعا کی خاص قبولیت کا وقت ہے اور اس سے وہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جو اس کا مستحق ہے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"لیلۃ القدر میں آنے والی گھڑی سے وہی فائدہ اٹھائے گا جو اپنے اعمال کی رو سے اس کا مستحق ہوگا ... ...

یہ لیلۃ القدر ہر انسان کے لئے نہیں ہے بلکہ اسی کے لئے ہے جو خود اسے اپنے لئے پیدا کرتا ہے یہ نہیں کہ اس عشرہ میں وہ خاص گھڑی رکھ دی گئی ہے کہ جو چاہے اس سے فائدہ اٹھا لے بلکہ یہ ہے کہ جو لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے اس کے مستحق ہوتے ہیں ان کے لئے یہ بنائی جاتی ہے پس یہ بات خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے کہ لیلۃ القدر اس رات میں پیدا نہیں کی جاتی جس کی طرف منسوب ہوتی ہے بلکہ پچھلے سال اور پچھلے مہینے اسے بناتے ہیں جس کے پچھلے اعمال اعلیٰ ہوں گے۔اس کے لئے لیلۃ القدر ہو گی"

(الفضل ۱۴ مئی ۱۹۵۵ء)

گویا اس رات سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کی طلب اور عشق اپنے عروج پر ہو اس لئے چاہیئے کہ ہر شخص پورے رمضان میں صرف روزہ کی عبادت کو ہی اس کی پوری شرائط کے ساتھ بجا لائے بلکہ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت دعا، ذکر الٰہی اور نوافل میں گزارے۔دنیوی آلائشوں سے اپنے آپ کو پاک اور صاف رکھے۔گناہوں سے بچنے کی پوری پوری کوشش کرے۔اگر وہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی طرح اس پر اس مبارک گھڑی کا اظہار کر دے گا۔

اس مبارک رات کے سلسلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک نمونہ ہمارے سامنے ہے احادیث میں آتا ہے۔

اذا دخل العشر الاواخر ای العشر الاخیر من رمضان شد مئزرہ واحیا لیلۃ وایقظ اھلہ۔

آپ آخری عشرہ رمضان کا شروع ہوتے ہی کمر ہمت کس لیتے رات کو زندہ رکھتے یعنی نوافل اور تہجد کی طرف خصوصی توجہ دیتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے اگر خوش قسمتی سے یہ مبارک گھڑی کسی کو نصیب ہو جائے تو وہ کونسی دعائیں اس میں کرے اس بارہ میں احادیث نبوی ہماری رہنمائی کرتی ہیں ابن ماجہ کی ایک روایت ہے

عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ارأیت ان علمت ای لیلۃ القدر ما اقول فیھا قال قولی اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ۔اگر میں یہ جان لوں کہ لیلۃ القدر کی مبارک گھڑی کونسی ہے تو میں اس میں کونسی دعا کروں تو آپ نے فرمایا عائشہ یہ دعا کرو کہ اے اللہ تو بڑا درگزر کرنے والا ہے اور درگزر کرنا تجھے محبوب ہے یہ وقت تیری رحمتوں کے عام اور غیر معمولی مظاہر کا ہے اس لئے میری التجا ہے کہ تو مجھے اپنے دامن عفو میں چھپا لے اور میرے قصوروں سے درگزر فرما۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"لیلۃ القدر کی گھڑی میں جو دعائیں مانگنی چاہئیں ان میں سے دو بنیادی اور انفرادی دعائیں استغفار اور خاتمہ بالخیر کی دعا کرنا ہے استغفار یعنی اپنے گناہوں کی بخشش چاہنا اور اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں پر پردہ پوشی کی درخواست کرنا اور خاتمہ بالخیر ہو جائے تو پھر پچھلی غلطیاں شمار نہیں ہوتی وہ سب معاف ہو جاتی ہیں اس لئے دعا کرتی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ خاتمہ بالخیر کرے... اجتماعی دعا یہ کرنی چاہیئے کہ اے خدا دنیا تجھ سے دور ہو گئی ہے وہ تجھے پہچانتی نہیں تیرے احسانوں کی وہ قدر نہیں کرتی۔اے خدا تو ایسے سامان پیدا کر دے کہ تیری عظمت تیری کبریائی تیری توحید تیرا جلال اور تیری محبت سب انسانوں کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔اے خدا دنیا نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔بلکہ سرکشی کرتے ہوئے آپ کو دھتکار دیا ہے اے خدا تو ایسے سامان پیدا فرما کہ جن سے اسلام ہماری زندگی میں ہی تمام دنیا پر غالب آجائے اور ہم ہر ملک کے بلند پولوں (POLES) سے اسے لہراتا ہوا دیکھیں"

(الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۶۶ء)

یہ وہ دعائیں ہیں جن کی اہمیت کے پیش نظر اس مبارک موقع پر مانگنا ضروری ہے لیکن دعاؤں کو انہی تک ہی محدود نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ ان کے ساتھ ساتھ اپنے لئے اپنوں کے لئے احمدیت کی ترقی کے لئے خلیفہ وقت کی صحت و سلامتی کے لئے آپ کی جاری کردہ مہمات کی کامیابی کے لئے مبلغین کی صحت و سلامتی ان کے کام کی غیر معمولی ترقی اور ان کی قربانیوں کی قبولیت اور سلسلہ کے جملہ کارکنان کے لئے ہر قسم کے حسنات عطا ہونے کی اور دیگر دعائیں کریں پھر پاکستان کے تحفظ اور استحکام کے لئے بھی دعائیں کریں غرض ہر ضروری اور اہم دعا اس موقع پر مانگیں تا اسے شرف قبولیت نصیب ہو دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس مبارک گھڑی کے پانے کا مستحق بنائے اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا کرے ہم سب کو اپنی برکتوں رحمتوں اور فضلوں کے حصول اور اپنے نفوس کے اندر ایک عظیم انقلاب پیدا کرنے کی توفیق عطا کرے۔آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

74

نمائندہ الفضل سے تعاون کرنے والے احباب

(۲)

ہم نے "الفضل" کی ایک گزشتہ قریب کی اشاعت میں ایسے احباب کے نام دیئے ہیں جنہوں نے اپنے اپنے مقام پر نمائندہ "الفضل" مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی سے "الفضل" کی خریداری بڑھانے کے سلسلہ میں وقت کی قربانی کرتے ہوئے تعاون فرمایا ہے۔ آج ہم مزید کچھ احباب کے نام شائع کر رہے ہیں۔ انہوں نے بھی تعاونوا علی البر کا عملی ثبوت بہم پہنچایا ہے

۱۔ مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کھاریاں۔

۲۔ مکرم میاں سراج دین صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں

۳۔ لجنہ اماء اللہ کھاریاں

۴۔ عزیز نعیم احمد محمود ابن مکرم چوہدری رشید الدین صاحب کھاریاں

۵۔ مکرم حافظ غلام محمد صاحب معلم اصلاح و ارشاد مقیم چک سکندر

۶۔ لجنہ اماء اللہ چک سکندر ضلع گجرات۔

۷۔ مکرم حافظ عبدالحی صاحب گھسیٹ پوری حال نصیرہ ضلع گجرات

۸۔ لجنہ اماء اللہ نصیرہ نزد کھاریاں چھاؤنی۔

ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ تعاون کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو آئندہ بھی خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرماتا رہے اور ان کی خدمت کا ثمرہ اسی دنیا میں انہیں نصیب ہو (آمین)

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

پروگرام فوجی بھرتی ماہ نومبر ۱۹۷۲ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۱-۱۱-۷۲	بدھ	ریسٹ ہاؤس ساہی وال	سرگودھا
۲-۱۱-۷۲	جمعرات	ریسٹ ہاؤس سلانوالی	سرگودھا
۴-۱۱-۷۲	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس مٹھہ ٹوانہ	سرگودھا
۶-۱۱-۷۲	پیر	یونین کونسل میانی	سرگودھا
۷-۱۱-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس جھنگ،	جھنگ
۱۱-۱۱-۷۲	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس بنگلہ حسین شاہ	سرگودھا
۱۳-۱۱-۷۲	پیر	ریسٹ ہاؤس نوشہرہ	〃
۱۴-۱۱-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس شورکوٹ روڈ	جھنگ
۱۵-۱۱-۷۲	بدھ	سکول۔ چک ۴۲ جنوبی	سرگودھا
۱۶-۱۱-۷۲	جمعرات	ریسٹ ہاؤس بھلوال	〃
۱۸-۱۱-۷۲	ہفتہ	〃 شاہ پور صدر	〃
۲۰-۱۱-۷۲	پیر	خدام الاحمدیہ ہال ربوہ	جھنگ
۲۱-۱۱-۷۲	منگل	سکول۔ بھاگٹانوالہ	سرگودھا
۲۲-۱۱-۷۲	بدھ	〃 قائم آباد	〃
۲۳-۱۱-۷۲	جمعرات	〃 کوٹ پہلوان	〃
۲۵-۱۱-۷۲	ہفتہ	〃 دھریمہ	〃
۲۷-۱۱-۷۲	پیر	ریسٹ ہاؤس چنیوٹ	جھنگ
۲۸-۱۱-۷۲	منگل	〃 موسیٰ خیل	میانوالی
۲۹-۱۱-۷۲	بدھ	〃 میانوالی	میانوالی
۳۰-۱۱-۷۲	جمعرات	سکول چک ساملاس	میانوالی

کم از کم معیار بھرتی
قد = ۵ فٹ ۴ انچ چھاتی = ۳۲-۳۳ تعلیم = پانچ جماعت
وزن = ۱۰۷ پونڈ عمر = ۱۷ سال سے ۲۵ سال وقت = آٹھ بجے صبح

نوٹ = ان پڑھ جوانوں کی بھی بھرتی ہوگی۔ (ناظر امور عامہ)

وصایا

(۶)

مسل نمبر ۲۰۹۴۵

میں مجیدہ انجم زوجہ میاں محمد سرور صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پرانے کے ٹوٹنے کے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے (۲) زیور طلائی وزنی ۵ تولے قیمت -/۱۱۰۰ روپے۔

(۱) اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: مجیدہ انجم زوجہ میاں محمد سرور صاحب سپرا نیکے ٹوٹنے ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد: میاں محمد سرور بھٹی خاوند موصیہ

گواہ شد: ڈاکٹر محمد شفیع صدر جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۰۹۴۶

میں حبیب احمد ولد میاں کمال الدین صاحب قوم کھوکھر پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن صدر گوگیرہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک عدد دوکان قیمت -/۶۰۰۰ روپے واقع مین بازار صدر گوگیرہ

(۲) ایک عدد مکان برقبہ سرساہی کم تین مرلے قیمت -/۴۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۸۰ روپے دوکان کی ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: حبیب احمد ولد کمال الدین صدر گوگیرہ ضلع ساہیوال

گواہ شد: عبدالحق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ ضلع ساہیوال

گواہ شد: غلام باری صدر جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ ضلع ساہیوال

مسل نمبر ۲۰۹۴۷

میں سکینہ بی بی بنت مہر محمد اسماعیل صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) نقد مبلغ -/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: سکینہ بی بی معرفت ۱۲۲۳ ڈرگ کالونی ۳/۲۵ کراچی۔

گواہ شد: حسن محمد لئیق حلقہ سیکرٹری مال 2/97A ڈرگ کالونی کراچی ۲۷۔

گواہ شد: حبیب اللہ برادر موصیہ کراچی۔

درخواست ہائے دعا

میری اہلیہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(غلام محمد نصیر زعیم انصار اللہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی کو کچھ عرصہ سے گردن کی پچھلی طرف ایک غدود کے بڑھ جانے کی وجہ سے تکلیف تھی ڈاکٹر نے اپریشن تجویز کیا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپریشن کامیاب کرے اور کامل و عاجل شفا دے (آمین)

بشریٰ طیبہ ایم اے

۳۔ برادرم چوہدری محمد نبی صاحب چک ۲۵/گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور کئی برس سے سوء ہضم میں مبتلا ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی صحت یابی کی دعا کی درخواست ہے۔

محمد معین اختر دارالیمن ربوہ

بشاشت قلب کے ساتھ چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ماہ بماہ ادا فرمائیے۔ ناظر بیت المال ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کے سلسلے میں ضروری ہدایات

۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹ر نومبر ۱۹۷۲ء

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۷۔۱۸۔۱۹ر نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ ناصرات کا اجلاس جمعہ کی صبح سات بجے شروع ہوگا۔ اور لجنہ اماء اللہ کا جمعہ کے بعد۔ تمام لجنات مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں۔

۱۔ کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ تمام لجنات اپنی ان کارکنات کی جنہیں گزشتہ پچاس سال میں کم از کم دس سال خدمت کرنے کی توفیق ملی ان کے نام مع ولدیت یا زوجیت عرصہ خدمت۔ اور کس عہدہ پر کام کیا لکھ کر بھجوائیں۔ صرف موجودہ کارکنات کا ہی نہیں بلکہ وہ کارکنات جنہوں نے ابتدائی زمانہ میں لمبا عرصہ کام کیا مگر اب نہیں کر رہیں ان کے نام بھجوائیں۔ ان کو سندات دی جائیں گی۔ یہ سندات ان سندات کے علاوہ ہوں گی جو ہر سال اچھا کام کرنے والی کارکنات کو دی جاتی ہیں۔

۲۔ شوریٰ کے لئے جلد تجاویز بھجوائیں۔ ورنہ ایجنڈا میں شامل نہ ہو سکیں گی۔

۳۔ ہر لجنہ کی طرف سے معین تعداد اجتماع میں شامل ہونے والی ممبرات اور ناصرات کی ملنی چاہیئے۔ آنے کے وقت کی اطلاع بھی۔ جس ممبر کے پاس لجنہ مقامی کی تصدیق نہیں ہوگی۔ لجنہ مرکزیہ اس کے قیام و طعام کی ذمہ دار نہیں ہوگی۔

۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ہر لجنہ سے خواہ وہ کتنی چھوٹی ہو کم از کم ایک نمائندہ ضرور آنا چاہیئے تاکہ ہر لجنہ کی نمائندگی ہو سکے۔

۵۔ ابھی تک سالانہ رپورٹیں بہت کم لجنات کی طرف سے پہنچی ہیں۔

مسرتوں اور خوشیوں سے بھرپور سالانہ اجتماع انصار اللہ

اجتماع تو آتے ہی رہتے ہیں مگر سب سے کامیاب وہ اجتماع ہے جو اپنے جلو میں ہمارے لئے بے حساب خوشیاں اور شادمانیاں لئے ہوئے ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو یہ ہمارے اپنے بس کی بات ہے کہ ہم نیکیوں کے میدان میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی بھرپور کوشش اور جدوجہد کریں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"قرآن مجید نے مومنوں کی شناخت ہی یہ بتائی ہے کہ وہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ صفت جس قوم میں پیدا ہو جائے اسے اتنا بلند کر دیتی ہے کہ اس کا قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا"

(الفضل ۶ر جنوری ۱۹۵۳ء)

لہٰذا بڑے ہی خوش بخت ہوں گے وہ اراکین اور عہدیداران جن کی مجالس ۱۰ر نبوت (نومبر) تک سو فیصدی یا کم از کم تدریجی بجٹ پورا کر لیں گی۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

میرا سب سے چھوٹا بچہ عزیزم محمد خان حسن کی عمر تقریباً ۸ سال تھی اور تیسری جماعت کا طالب علم تھا مختصر سی علالت یعنی صرف تین دن کی بیماری کے بعد اللہ کو پیارا ہو گیا۔

بچہ کم عمری کے باوجود نماز سے لگاؤ رکھنے والا مسجد میں باجماعت ادائیگی کا پابند تعلیم کا کام پوری توجہ سے بروقت کرنے کا عادی والدین بہن بھائیوں کی خدمت کرنے والا تھا۔ فجر کی نماز کے بعد باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرتا تھا۔ نہایت درجہ صابر بچہ تھا۔ بچے کی جدائی کو اس کی والدہ نے بہت محسوس کیا ہے دوسرے بچوں اور عزیزوں نے بھی بہت صدمہ محسوس کیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کے درجات بلند فرما دے اور ہم سب عزیزوں کو اور خصوصاً اس کی والدہ کو صبر جمیل سے نوازے (فتح محمد دار النصر غربی ربوہ)

فطرانہ اور عید فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادت اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے جو اللہ کے حضور قرب اور حصول فضل کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد و عورت حتی کہ نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً تین سیر گندم ہے اور نقدی کی صورت میں اس کی شرح ڈیڑھ روپیہ فی کس بنتی ہے۔ یہ پوری شرح ہے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے ادائیگی بھی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ۱/۲ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں موصول شدہ فطرانہ حضور اقدس کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحق غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔

۲۔ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہوگی۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح (ہر کمانے والے کے لئے) ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں، اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں مولا کریم زچہ و بچہ کو اپنی حفاظت میں بخیر و عافیت سے رکھے اور نومولود کو بابرکت باعمر اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (عبدالسلام ولد چوہدری بشیر احمد غوث گڑھ [illegible])

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم منشی سردار محمد اور مکرم منشی بشیر احمد صاحب خوشنویسان الفضل بیمار ہیں احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی شفایابی تندرستی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے (ہدایت احمد خوشنویس الفضل)

۲۔ میری ہمشیرہ پانچ روز سے بیمار ہیں۔ احباب سے انکی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (حمید اللہ کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

۳۔ میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری نظام الدین صاحب آف لائل پور بعارضہ ٹی بی بیمار ہیں۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں قابل رحم حالت ہے احباب سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے

(اہلیہ چوہدری حمید احمد صاحب خالد ایم اے۔ واقف زندگی۔ ربوہ)

۴۔ مکرم ایم عبدالغنی صاحب جو بوجہ فالج بیمار ہیں سندھ سے واپس ربوہ پہنچ گئے ہیں مکمل صحت کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ (کیپٹن محمد سعید دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

۵۔ میری اہلیہ بعارضہ فالج بیمار ہے اور کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اہلیہ محترمہ کو اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے۔ (حکیم مرغوب اللہ شیخوپورہ)

۶۔ میرا لڑکا جو امسال بی اے کی تیاری کر رہا ہے ان دنوں اچانک زیادہ بیمار ہو گیا ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے صحت عطا فرمائے۔

(غلام محمد ساکن دسن کے۔ ضلع سیالکوٹ)

۷۔ مکرم سید شاہ میر احمد اشرف انبالوی کارکن دار الضیافت ربوہ گزشتہ تین ماہ سے بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت دے (ممتاز حسین امتیاز۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴